© rasailojaraid.com

سماع چاہتا ہے تو وہ قرآن سُنے، اس سے بہتر اور کونسی چیز ہے جو ان مقاصد کو پورا کر سکتی ہو۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ جو لوگ غیر اللہ کا کلام گویّوں کی زبان سے سن کر بے تاب ہو جاتے ہیں، دھاڑیں مار مار کر رو دیتے ہیں، شدت وجد میں کپڑے تک پھاڑ ڈالتے ہیں ان پر اللہ کا کلام سن کر کوئی اثر نہیں ہوتا، نہ آنکھ سے ایک آنسو نکلتا ہے، نہ گریبان کا ایک تار الگ ہوتا ہے، نہ دل میں کوئی ایسی تپش پیدا ہوتی ہے جو انھیں بے قرار کر دے۔ حالانکہ یہ قرآن وہ چیز ہے کہ اگر پہاڑ کو بھی اس کے معنی کا ادراک بخش دیا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی خشیت سے لرز اُٹھے (۱-م)

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید تالیف علامہ محمد بن علی الشوکانی۔ ترجمہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کینٹب۔ ضخامت ۸۰ صفحات قیمت ۱۲ار۔ محمد شریف عبدالغنی تاجران کتب کشمیری بازار۔ لاہور۔

قاضی شوکانی نے اس رسالہ میں توسّل اور شفاعت اور استغاثہ اور زیارت قبور کے مسائل پر تفصیلی بحث کی ہے۔ ان کا مسلک بھی قریب قریب وہی ہے جو علامہ ابن تیمیہ کا ہے۔ جگہ جگہ علامہ رشید رضا مرحوم اور فاضل مترجم نے حواشی کا اضافہ کیا ہے جن میں بعض مقامات پر بے جا تشدد سے کام لیا گیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ان مسائل میں مسلمان عموماً سخت غلطیوں کا ارتکاب کر رہے ہیں، لیکن جن امور کی حرمت یا کراہت کتاب وسنت سے ثابت نہیں ہے ان پر تاویلات سے حرمت یا کراہت کا حکم لگانا، اور پھر اس میں تشدد برتنا نہ صرف ناجائز ہے بلکہ موجب فتنہ بھی ہے، کیونکہ اس قسم کے تشدد سے دوسرے گروہ میں ضد پیدا ہوتی ہے، پھر وہ حق بات کو بھی نہیں مانتا۔ مثال کے طور پر قاضی شوکانی اہل فضل وعلم سے توسّل کو جائز رکھتے ہیں۔ یہ ایک معقول بات ہے، کیونکہ اس کی حرمت یا کراہت پر کتاب وسنت میں کوئی دلیل نہیں۔ اسی لیے ابن تیمیہ نے بھی اس مسئلہ میں سکوت اختیار کیا ہے۔ لیکن علامہ رشید رضا اور لائق مترجم نے

© rasailojaraid.com